Registered.

L. No 89

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۳۷ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے | نمبر ۱۱

اصلاح! اصلاح!! اصلاح!!!

کرسچن لٹریچر سوسائٹی کی طرف سے اصلاح کے متعلق چھ ضروری اور مفید کتابیں شایع کی گئی ہیں ۔ ان مفید رسالوں کو ہر ایک حب الوطن ہر ایک طالب العلم کو ہر ایک سناد کو بلکہ ہر ایک جو اُردو پڑھ سکتا ہے پڑھنا ہے ۔

(۱) اصلاح حفظ صحت

اس میں حفظ صحت کے قواعد پر عمل کرنے کے فواید ۔ بیماری سے کیونکر محفوظ رہ سکتے ہیں ۔ حفظان صحت کی ترقی کیلئے کوشش اور ضروری تجاویز وغیرہ کا بیان کیا گیا ہے قیمت ۱ر

(۲) زراعتی اصلاح

اس میں ہندوستان کی زمین اور زمیندار ۔ گورنمنٹ کا فرض تعلیم یافتہ ہندوستانیوں کا فرض ۔ ہندوستانی علم نباتات اور فن باغبانی کے علاوہ ۔ بابو ایس پی چیٹرجی ۔ سرجان بنگلہ کا احوال بیان کیا گیا ہے قیمت ۱ر

(۳) صنعت و دستکاری کی ترقی

اس میں تمہید کے بعد صنعت و دستکاری کی ترقی کے متعلق روئی کے کارخانوں ۔ صنعت جوٹ ۔ بافندگی ریشم کی پیداوار ۔ دباغی ۔ لوہے کے کارخانوں ۔ ساخت شیشہ اور دیگر مصنوعات ہند کی ترقی کے علاوہ مسٹر ہے ۔ این ٹاٹا حرفت ہند کے اعلیٰ کپتان ۔ راجہ رام موہن رائے اور بحری سفر اور مشہور پارسی سر جمشیدجی جی جی بھائی کا احوال بیان کیا گیا ہے قیمت ۲ر

(۴) افلاس ہند کے قابل علاج و اسباب

تمہید کے بعد اُن اسباب کا بیان کیا گیا ہے جو لوگوں کی عادت سے متعلق ہیں مثلاً شادیوں اور شرادھوں کے موقعہ پر فضول خرچی مقروض ہونے کی طرف میلان قرض سے کیونکر بچ سکتے ہیں روپیہ کو منافع پر لگانے کے بجائے زیورات میں بند کر رکھنا ۔ نامناسب خیرات ۔ ناعاقبت اندیشانہ اور لاپرواہی کی شادی ۔ افیون گانجہ اور شراب قیمت ۱ر

(۵) اصلاح تمدن

اس میں تمدن کے متعلق تمام ضروری اصلاح طلب امور کا ذکر اور ہر ایک امر کے متعلق مشہور ریفارمر کا بیان کیا گیا ہے اور ان باتوں کا ذکر کیا گیا ہے جن سے حقیقی اصلاح ہو سکتی ہے قیمت ۲ر

(۶) اصلاح اخلاق

اس میں راست گوئی ۔ پولیس ۔ پاک دامنی ۔ ٹیمپرنس ۔ اخلاقی دلیری وغیرہ کا مفصل بیان کر کے اُن کے متعلق اصلاحوں کا ذکر کیا گیا ہے قیمت ۳ر

دلچسپ کہانیاں

رام پال سنگھ	اردو ۴ر	رومن	۸ر
چندر سیلا			۲ر
چندر سیلا		مجلد	۲ر
عزت بیتال		۳ر	۵
عزت بیتال			۸ر
تلاش حق			۳ر
تلاش حق			۲ر
شریف بیبیاں			۳ر
شریف بیبیاں			۲ر
حالات جاپان		۲	۸ر
دولت لازوال			۳ر
دولت لازوال			۵۰ دور

متفرق کتابیں

سنہیر باتصویر	نیا ایڈیشن	۴ر
مسیح کی تعلیم	اردو	۴ر
مسیح کی تعلیم	رومن	۸ر
مسیح کی تعلیم	مجلد	۱۲ر
ہدایت تیمار داراں		۴ر
کشف الحقائق		۸ر
رسالہ شادی		ر
آواگون یا آئندہ زندگی		۲ر
وشنو کے دس اوتار		۲ر
رشیوں کے آبائی وطن		۲ر
ویدک تصنیفات		۱ر

ملنے کا پتہ

تمام کتابیں پنجاب رلیجس بک سٹور لودیانہ سے بذریعہ وی پی پیکٹ یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

نور افشاں

لودیانہ۔ جمعہ ۔ ۱۲ مارچ سنہ ۱۹۰۹ء

چالیس برس کا عرصہ گذرا ہے کہ نیویارک کے گرجوں میں سے ایک میں کسی سبت کے دن جب بارش ہو رہی تھی ڈاکٹر چامس صاحب نے مشنری کام پر وعظ کیا گرجہ میں صرف ایک ہی شخص سننے والا موجود تھا۔ انہوں نے ڈچ ریفارمڈ بورڈ کے گھاٹے کو پورا کرنے کیلئے اپیل کی اور بتلایا کہ اگرچہ گھاٹا تو چھپن ہزار ڈالر کا ہے مگر موجودہ اخراجات کیلئے فی الحال ابھی گیارہ ہزار ڈالر کی ضرورت ہے اگرچہ سامعین میں سے صرف ایک ہی شخص موجود تھا تو بھی خدا کی روح نے وعظ کے وسیلے کام کیا اسی رات جبکہ ڈاکٹر چامس صاحب سونے کے لئے اپنے بستر پر نہیں گئے تھے کہ کسی نے دروازے پر دستک دی دروازہ کھولتے ہی انہوں نے مسٹر وارن ایکرمن صاحب کو دیکھا۔ مسٹر وارن صاحب نے بتلایا کہ آج صبح میں نے آپ کا وعظ جو شخصی ذمہ داری پر تھا سنا تھا یہ کہتے ہی انہوں نے اپنی جیب سے چک بک نکالکر لکھنا شروع کیا۔ ڈاکٹر چامس صاحب بڑی حیرانی سے اس کی طرف دیکھ رہے تھے انہوں نے پانچ کا ہندسہ لکھکر چک کو پھاڑ ڈالا ڈاکٹر صاحب نے خیال کیا کہ انہوں نے اس رقم کا جس کی ابھی ضرورت ہے نصف دینے کا فیصلہ کیا ہوگا اس لئے بڑی توجہ سے دوسرے چک کی رقم کو دیکھنے لگے ہم خیال کر سکتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب کیسے خوش ہوئے ہونگے جب انہوں نے دیکھا کہ وارن ایکرمن صاحب نے گیارہ ہزار ڈالر کی رقم لکھ دی ڈاکٹر چامس صاحب کو اسی خوشی کے باعث تمام رات نیند نہ آئی مگر صبح ہی پھر کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا کھولنے پر انہوں نے دیکھا کہ مسٹر ایکرمن کھڑے ہیں اور رات والے چک کو واپس مانگتے ہیں۔ بیٹھکر انہوں نے اپنی چک بک نکالی اور پانچ کا ہندسہ دو دفعہ لکھا ڈاکٹر چامس صاحب نے اپنے دل میں کہا کہ میں جانتا ہوں کہ وہ اسلئے واپس آئے ہیں کہ ان کو خیال ہوگا کہ میں نے بہت زیادہ دیدیا ہے مجھے رقم مطلوبہ کا نصف دینا چاہئے تھا لیکن جب چک لکھا گیا تو اس میں پچپن ہزار ڈالر کی رقم لکھی ہوئی تھی یہ رقم سب سے بڑی تھی جو کسی ایک شخص کی طرف سے اس بورڈ کو ملی تھی۔ وہ لوگ جو اپنی شخصی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہیں خدا کی بادشاہت کے واسطے خیال اور لیاقت سے بہت بڑھکر کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔

ہمارا یقین ہے کہ جب ہندوستانی مسیحی خدا کی بادشاہت کے پھیلانے کی نسبت اپنی شخصی ذمہ داری کو پہچانیں گے تو وہ کچھ کر سکیں گے کہ جو اب تک کسی کے وہم اور خیال میں بھی نہیں آیا

ایسٹر کا تیوہار سال بسال آتا رہتا ہے اور ہم نیچر میں نئے شگوفوں اور خوبصورت پھولوں اور تتلیوں کو دیکھکر خوش ہوتے ہیں لیکن اکثر اوقات اُن کے مطلب اور غرض سے ناواقف رہتے ہیں ہمیں دریافت کرنا ضروری ہے کہ نیچر میں اس ساری تبدیلی کی وجہ کیا ہے؟ کیوں تمام نیچر خوشی سے معمور نظر آتی ہے اس ایسٹر کا کیا مطلب ہے۔

اس کا مطلب زندگی کا نیا پن ہے

"پُرانی چیزیں گذر گئیں دیکھو میں سب کچھ نیا کرتا ہوں" پطرس نے بڑی مایوسی اور غم سے قبر کے اندر جھانک کر دیکھا۔ اور اداس ہو گیا لیکن اس پیغام سے جو شاگردوں اور خاصکر پطرس کے پاس بھیجا اور روبرو ملاقات سے جو یسوع نے ان سے کی وہ ایک نیا آدمی بن گیا۔ اس روز سے پطرس کے لئے زندگی ایک نئی چیز ہو گئی اور یہ نئی زندگی عارضی نہیں۔ بلکہ قائم رہنے والی تھی اور اس کا ہمیشہ تک قائم رہنا ضروری بھی تھا۔ کیونکہ یہ اس کی طرف سے بخشش تھی جس نے کہا تھا کہ "میں زندگی ہوں" ہر ایسٹر کے دن ہمارے ساتھ ایسا ہی کیا جاتا ہے۔ جی اُٹھا ہوا مسیح ہم سے ملاقات کرتا ہے۔ جی اُٹھے ہوئے مسیح کی خوشی ہم کو صرف اس روز کے لئے ہی حاصل نہیں ہوتی بلکہ ہمیشہ کے لئے کیونکہ یہ ایسی خوشی نہیں ہے کہ دن کے گذرنے کے بعد جاتی رہے اور اس خوشی کو دوبارہ حاصل کرنے کے لئے اگلے سال کے ایسٹر کی انتظاری کرنا پڑے ہر سال ایسٹر کے دن کی یادگار ہم کو نئی زندگی میں ایک قدم آگے بڑھا دیتی ہے

اس کا مطلب نئی امید ہے

"ہم اُن کی مانند جو نا امید ہیں غم نہیں کرتے" دنیا کے جھوٹے مذاہب کی تاریکی اور نا امیدی کے مقابلے میں مسیحی امید کی روشنی کیسی زور سے چمکتی ہوئی معلوم ہوتی ہے کیا ہم غیر قومیت میں مسیحی ایمان کی مضبوطی اور خوبصورتی کو دیکھ سکتے ہیں؟ جب ہم کسی ہندو سے اس کے غم میں تسلی کی باتیں کہنا چاہتے ہیں تو ہم کو اُن کے مذہب میں کوئی ایسی بات نظر نہیں آتی جس کو ہم اس کی تسلی کے لئے پیش کر سکیں لیکن خدا کا شکر ہے کہ ایسٹر ہم کو نئی امید بخشتا ہے اور یقین دلاتا ہے کہ موت کے بعد ایک نئی زندگی ہے۔

اس کی غرض یہ ہے کہ ہم زندہ مسیح کو دیکھیں۔

پہلے ایسٹر کی صبح کو جب کہ شاگرد قبر پر گئے تھے تو انہوں نے کفن کے کپڑے پڑے ہوئے دیکھے اور ان کے خیالات اسی پر ایسے جم گئے کہ وہ جی اُٹھے ہوئے مسیح کو جو باہر کھڑا تھا دیکھ نہ سکے۔ کیا ہمارا مذہب ان کفن کے کپڑوں کی مانند محض دستور پرستی کا مذہب ہے یا ہم مریم کی مانند اپنے ایسٹر گارڈن میں خود خداوند کو دیکھتے اور چلا اٹھتے ہیں "اے میرے خداوند اور اے میرے خدا"

جب ہم کسی اخبار میں پڑھتے ہیں کہ کسی غیر ملک میں کسی شخص کو بہت سی دولت مل گئی ہے تو ہم کچھ بہت موثر نہیں ہوتے اور بہت جلد بھول جاتے ہیں لیکن اگر وہ شخص ہمارے اپنے شہر میں بستا ہو تو ہم پر اس سے زیادہ اثر ہوتا اور اگر وہ ہمارا دوست ہے تو ہم نہ صرف موثر ہی ہوتے بلکہ ایک قسم کی خوشی بھی محسوس کرتے ہیں اگر وہ شخص ہمارے اپنے خاندان سے تعلق رکھتا ہے تو ہم نہ صرف موثر ہو کر خوش

ہی ہوتے ہیں بلکہ اس بات کو سمجھتے بھی نہیں ہم کسی اجنبی کی نسبت یہ معلوم کر کے کہ اس کو ایک لاکھ روپیہ مل گیا ہے اس قدر مسرور اور خوش نہیں ہوتے جس قدر کسی اپنے رشتہ دار کو ایک سو روپیہ کے ملنے کی خبر معلوم کر کے مسرور اور خوش ہوتے ہیں ہم کسی نامعلوم شخص کی نسبت سُن کر کہ وہ کسی خاص دوائی سے اپنی لمبی اور تکلیف دہ بیماری سے شفایاب ہو گیا ہے کچھ نوٹس نہیں لیتے لیکن اگر ہمارا کوئی بھائی کسی ایسی بیماری سے شفایاب ہوا ہے تو ہم اس دوائی پر یقین کر لیتے ہیں اور اُس کی آزمائش کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں اسی طرح کسی ٹریکٹ میں اس بات کا ذکر پڑھ کے کہ مسیحیت نے انگلستان کے لئے کیا کچھ کیا ہے چین والوں کو بہت کچھ فائدہ نہیں ہوتا لیکن اگر چین کا رہنے والا اپنے تجربے سے بتاوے کہ مسیحیت سے مجھے کیا فائدہ حاصل ہوا ہے تو لوگ اس کی باتیں بڑی خوشی سے سنیں گے۔ جب کوئی شخص مسیحی ہو جاتا ہے تو اُس کے گھرانے کے لوگ جگائے جاتے ہیں اور اگر اُس شخص کے قول و فعل میں مطابقت ہو تو اُس کے گھرانے اور ملک کے لوگ اس کی زندگی میں حقیقی تبدیلی کو دیکھ کر بہت زیادہ دلچسپی لیں گے اور مسیحیت اُن کے لئے ایک حقیقت ہو جاوے گی اگر ہندوستانی مسیحی اپنی اس ذمہ داری کو پہچان لیں تو ہندوستان کے باشندے بہت جلد مسیحیت کی طرف مائل ہو سکتے ہیں۔

ملحد اور جھوٹے مذاہب کے پیرو یقین نہیں کرتے کہ دنیا میں کوئی ایسا شخص گذرا ہے جس کا کیرکٹر ایسا پاک اور اعلیٰ ہو جیسا کہ یسوع مسیح کا بتلایا جاتا ہے اُن کے یقین نہ کرنے کا اصلی سبب یہ ہے کہ وہ اُس کی پیروی کرنا نہیں چاہتے وہ نور کے پاس اس لئے نہیں آتے کہ اُن کی برائی فاش نہ ہو وہ نہیں چاہتے کہ اُن کے دلوں کی نجاست اور گندگی ظاہر ہو جائے وہ اُس بیوقوف کی مانند ہیں جو اپنے دل میں کہتا ہے کہ کوئی خدا نہیں وہ کبوتر کی مانند ہیں جو بلی کے آنے پر اپنی آنکھیں بند کر کے یقین کر لیتا ہے کہ کوئی بلی موجود ہی نہیں کیونکہ میں کسی بلی کو نہیں دیکھتا۔

اس قسم کا حال آریا اڈیٹر کا ہے جس نے ایک رسالہ بعنوان یسوع ناصری شائع کیا ہے اس ٹریکٹ کے مصنف نے اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہ فی الحقیقت یسوع کی کوئی ہستی نہ تھی اپنی طرف سے کوئی دلیل پیش نہیں کی اس نے یورپ کے ملحدوں کے ان ہیروں کے (جن کو مسیحی مصنف بارہا چور چور کر چکے ہیں) ٹوٹے پھوٹے ٹکڑوں کو جمع کر کے حق کے قلعہ کی دیواروں پر حملہ کیا ہے۔

اُن کی دلیلیں یہ ہیں۔

(۱) مسیح کبھی اس دنیا میں موجود نہ تھا اُس کی ہستی محض ایک وہم و خیال کا نتیجہ ہے رام یا کرشن جیسے کسی معمولی آدمی کی زندگی میں مبالغہ کر کے اس قسم کی ہستی کا خیال پیش کیا گیا ہے اور اگر بالفرض کوئی یسوع تھا بھی تو وہ جہالت کے تاریک زمانے میں پیدا ہوا ہوگا مصنف کے اس خیال سے ظاہر ہے کہ مصنف خود جہالت کے زمانہ کا ہے یا کم از کم جاہل ہے مسیح ایک مشہور تواریخی زمانہ میں پیدا ہوا جس کو آگسٹین ایج کہا جاتا ہے ہمارے پاس اس کی زندگی کی چار معتبر تواریخیں موجود ہیں جن میں سے ایک لوقا یقین دلاتا ہے کہ اس نے ان واقعات کو پہلے کے ہوئے واقعات سے لیا اور خود بھی ان کی تحقیقات کی لیکن بڑے افسوس کی بات ہے کہ یہ مصنف ان سچے تواریخی واقعات کو چھوڑ کر اپنے فرض کئے ہوئے خیال کو قائم کرنے اور ثابت کرنے کے لئے کہ یسوع کی کوئی ہستی نہیں اور کہ وہ محض ایک بناوٹی اور لوگوں کے دینی جوش کا نتیجہ ہے مسیحیوں کے مخالفوں کی تحریروں کی طرف رجوع لاتا ہے اس کا ان لوگوں کی تحریروں کو یقین کر لینا ایسا بیہودہ اور غلط نتیجہ پیدا کرنیوالا ہے جیسا کہ بعض عالموں کے اس دعویٰ کو مان لینا کہ سنسکرت زبان کبھی عام لوگوں کی زبان ہی نہیں تھی وہ محض ایک مردہ زبان ہے کیونکہ یہ ایسی کامل ہے۔

تواریخی واقعات کی بنیاد پر کسی شخص کی ہستی ایسے یقینی طور پر ثابت نہیں ہو سکتی جیسا کہ یسوع مسیح کی ۱۹ سو برس سے بے ایمانوں اور مسیحیت کے مخالفوں نے ہزار کوششیں کیں کہ مسیح کے اعلیٰ اور پاک کیرکٹر پر کوئی دھبہ لگا دیں یا اس میں نقص نکالیں مگر وہ نہ صرف کامیاب ہی نہیں ہوئے بلکہ سچے لوگوں کی توجہ کو مسیح کی طرف مائل کرنے اور بائبل کی صداقتوں کو قائم کرنے میں مددگار ثابت ہوئے ہیں۔

اس مصنف نے اس بات پر بڑا زور دیا ہے کہ مسیح کی پیدائش کی کوئی ٹھیک تاریخ معلوم نہیں ہے یہ کوئی نئی بات نہیں ہے اس کا مفصل بیان مسیحیوں کی تفسیروں بائبل ڈکشنریوں اور دیگر کتابوں میں پایا جاتا ہے کیا مسیح کی پیدائش کی ٹھیک تاریخ کا معلوم نہ ہونا اس امر کا ثبوت ہے کہ وہ پیدا ہی نہیں ہوا؟ کیسا بودا خیال ہے مسیحیوں میں مسیح کی پیدائش کا سنہ موجودہ سن سے چار سال پیشتر قائم کیا جا چکا ہے مگر تاریخ اور مہینہ کوئی بڑی بات نہیں ہے چونکہ سقراط اور افلاطون اور بہت سے ہندوستان کے رشیوں اور بادشاہوں کی پیدائش کی تاریخ اور مہینہ معلوم نہیں اس واسطے یہ نتیجہ نکال لیں کہ اس نام کے کوئی شخص پیدا ہی نہیں ہوئے کیسا اچھا منطق اور کیسی دانائی دلیل ہے۔ مصرع۔ بریں عقل و دانش بباید گریست۔

مصنف نے اپنے دعویٰ کو ثابت کرنے کے لئے کہ مسیح کی پیدائش کی تاریخ اور مہینہ معلوم نہیں بہت سے حوالے پیش کئے ہیں۔ مگر وہ تمام مصنف اگرچہ یہ کہتے ہیں کہ مسیح کی پیدائش کی تاریخ اور مہینہ معلوم نہیں تو بھی مسیح کے پیدا ہونے کا یقین کرتے ہیں۔

(۲) اگر بقول مصنف یہ مان لیا جائے کہ چند لوگوں نے ایک کامل شخصیت کا خیال کر کے یسوع کی شخصیت کا نقشہ کھینچ دیا ہے تو ان کی اس دلیل سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ یسوع کی کوئی ہستی ہی نہیں تھی کیونکہ اس سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا وجہ ہے کہ لوگوں کے خیال صرف ایک ہی ایسے شخص کو پیدا کر سکے کیا سبب ہو کہ مشرقی مسیح مغربی لوگوں میں بھی پایا جاتا ہے چونکہ مغربی اور مشرقی یسوع ایک ہی ہے اس واسطے وہ عالمگیر بھی ہے اس یسوع کا معتبر بیان صرف بائبل ہی میں ہے جو یہ ہے کہ وہ زندہ خدا کا بیٹا مسیح ہے مسیح کی نسبت اس اقرار کی سچائی ہمیشہ تک قائم رہیگی دوزخ کے دروازے کبھی اس پر غالب نہیں آسکیں گے ہزاروں مخالف اس چٹان پر گر کر چکنا چور ہو گئے



سلطان

باب پنجم

دل لگی

وعظ کے وقت محمود کی عجیب حالت تھی۔ جب گرجا سے نکلے۔ تو سلطان نے کہا کہ اب کدھر کا ارادہ ہے۔ اتنے میں الینرا نے محمود کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔ کہ مسٹر محمود ہمارے گھر نہیں چلو گے۔

محمود۔ اس وقت تو نہیں۔ پھر کسی وقت حاضر ہونگا

سلطان۔ نہیں چلو کیا ہرج۔ تھوڑی دیر بیٹھ کر گھر چلیں گے۔

محمود۔ اب نہیں جا سکتا۔ کیونکہ میری طبیعت درست نہیں۔

الینرا۔ چلئے میں آپ کو چا پلاؤں گی۔ طبیعت درست ہو جائے گی۔ شاید گرجا میں دیر تک بیٹھے رہنے سے طبیعت گھبرا گئی ہوگی۔ اور صبح سے کچھ کھایا بھی نہیں ہوگا۔ بھائی سلطان ان کو ضرور لے آئیے۔

سلطان۔ جب آپ کے کہنے سے نہیں چلتے تو میرا کہنا انہوں نے کب مانا۔

راوی۔ چونکہ محمود اپنے خیالوں میں غرق تھا۔ وہ کسی طرح جانے پر راضی نہ ہوا۔ سلام کر کے سلطان کا ہاتھ پکڑ کے چلتا ہوا۔ الینرا اُداس ہو کر اپنے بھائی بہنوں کیساتھ گھر چلی گئی راہ میں سلطان نے محمود سے کہا کہ

سلطان۔ آج تمہیں کیا ہو گیا بڑے شوق سے آئے تھے الینرا کو بھی ناراض کر دیا۔

محمود۔ جادو ہو گیا اور کیا ہو گیا میں تو آیا تھا کہ تم کو دیکھوں گا۔ کہ تمہاری نظر الینرا کی طرف کیسی ہو۔ مگر اس پادری نے تو ایسا جادو کیا کہ میرے حواس ہی بجا نہ رہے۔ میں اُس کی باتیں سنتا تھا اور پھر اپنی طرف دیکھتا تھا کہ میں کیسا پلید ہوں نجس اور ناپاک ہوں میں خدا کو کس طرح دیکھونگا۔ مجھے کبھی خیال تک نہ گذرا تھا کہ انجیل کی ایسی تعلیم ہے بارہا اپنے مولویوں کے وعظ مسجدوں میں سُنے۔ جامع مسجد میں تو جب کوئی مولوی باہر سے آیا۔ اور وعظ کا اشتہار دیا میں جاتا رہا ہوں مگر ایسی باتیں سننے میں نہ آئیں جب سنا رسول کی تعریف۔ فقہ کی باتیں۔ ہاتھ یوں دھو اور منہ یوں دھو۔ اور یوں پاک ہو۔ اور اس آلہی پاکیزگی کا وہاں ذکر تک بھی نہیں ہوا۔ جیسا آپ نے فرمایا۔ آلہی دین یہی ہے۔ اور ضرور اس کے وسیلے ہم خدا سے مل سکتے ہیں کہاں ہمارے مولویوں کے وعظ حور و قصور۔ شراب طہور اور یہ فرماتے ہیں کہ۔

جو پاک دل ہیں مبارک خدا کو دیکھیں گے

نہیں ہے حاجت جنت قصور ہم کو بھی

مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم نے اس پادری سے میری بابت کہدیا ہوگا۔ ورنہ اس کو کیا معلوم تھا کہ میری حالت کیا ہے جو اُس نے میرے ہی واسطے وعظ کیا میں تو ناپاک دل سے الینرا کو دیکھنے آیا تھا۔ اور اب غمگین گھر کو جاتا ہوں۔ خبر نہیں اُس نے کیا جادو کر دیا۔ الینرا کا تو خیال ہی مجھے بھول گیا میں اُس کی طرف دیکھ ہی نہیں سکا۔ اُس کے گھر جانے کی مجھے ذرا پرواہ نہیں ہوئی کیا میرے خیال درست ہیں۔ آپ نے کبھی ہمارے مولویوں سے ایسے وعظ سنے بھی یہ پادری تو کوئی بڑا ہی لائق معلوم ہوتا ہے۔

سلطان۔ میں نے بھلا پادری صاحب کو تمہاری بابت کیوں کہنا تھا۔ آلہی کلام کی تو خوبی ہی یہی ہے کہ وہ آئینہ ہے ہر ایک شخص اپنے دل کا حال اُس میں دیکھ سکتا ہے ہمارے مولوی ایسی باتیں کیا جانیں وہاں اس پاکیزگی کا کیا ذکر۔ چونکہ تم ان کے وعظ حور و قصور کے سنا کرتے ہو۔ اسلئے بنگالی بہو بیٹیوں کو تاڑنے لگ گئے۔ کہو آج بھی تاڑا

محمود۔ آج کیسے تاڑتا۔ مجھے تو گرجا میں خدا کی حضوری معلوم ہوتی تھی۔ میں نے آنکھ اُوپر نہیں کی۔ کہ کہیں خدا دیکھ نہ لے کہ میں کسی غیر عورت کو دیکھتا ہوں۔ مجھے تو اپنے آپ سے شرم آتی تھی۔ اور جب نکلکر اسے دیکھا تو پاک نظر سے اور مجھے خیال آیا۔ کہ وہ ضرور پاک محبّت سے مجھے پیار کرتی ہے اور بلاتی ہے۔ ادائیں تو اس کی ایسی ویسی ہی تھیں۔

سلطان۔ لڑکپن ہے سادگی ہے دل کی صفائی ہے ایسی تعلیم پا کر بھلا عشق بازی کہاں آسکتی ہے ان لوگوں میں محبّت ہی بہت ہوتی ہے۔ اب اگر میں مسیحی ہو جاؤں۔ تو کیا تمہارے خیال میں غلطی کرونگا۔

محمود۔ نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ میں بھی وعدہ کرتا ہوں کہ ضرور عیسائی ہونگا۔ مگر مشکل یہ ہے کہ میری شادی ہوئی ہوئی ہے۔ بیوی کا کیا کرونگا۔ اور میرا باپ سخت طبیعت کا مسلمان ہے نہ معلوم میرے ساتھ کیا سلوک کرے۔

سلطان۔ تو خدا کو پایا بھی تو آسان نہیں حضرت مسیح نے فرمایا ہے۔ کہ

جو کوئی ماں باپ۔ بھائی بہن۔ جورو کو مجھ سے
زیادہ پیار کرتا ہے میرے لائق نہیں۔

اُس کے لائق ہونے کے واسطے تو تم کو سب کچھ چھوڑنا پڑیگا۔ خدا تمہاری مدد کرے اگر تم اپنے ارادہ میں پکے ہو کر خدا سے مدد کے طالب رہو گے تو وہ تمہاری مدد کریگا۔ اور سب مشکلات آسان ہونگی۔ کاش کہ تم لچھمن کو بھی ساتھ لاتے۔

محمود۔ دیکھو بھائی سلطان میرے ساتھ دغا نہ کرنا۔ مجھے خبر دیئے بغیر مسیحی نہ ہو جانا۔ اگر خدا کی مرضی ہوئی تو ہم اکٹھے مسیحی ہونگے۔

یہ دونوں راہ میں ایسی باتیں کرتے چلے جاتے تھے کہ راہ میں ایک مولوی اور ایک بنگالی آپس میں کسی بات پر بحث کر رہے تھے

مولوی اللہ اور رسول جانتا ہے کہ تم کافر لوگ ہو ہمارا تمہارا میل نہیں ہو سکتا خدا اور رسول نے کافروں کے

مارنے کا حکم دیا ہو۔ انگریزی راج ہو تم مرسے کرو۔

بنگالی۔ شالا ملیچھ۔ ہم کو کاپھر کہتا ہے۔ ہم تم پر کورٹ میں نالش کریگا۔ ہم تم کو قید کرائیگا۔ اسی لئے تو ہم سرکار سے ہتھیار مانگتا ہے۔

سلطان (بنگالی سے مخاطب ہوکر)۔ بابو صاحب کیوں جھگڑ رہے ہو۔

بنگالی۔ یہ شالا مولوی ہم کو کاپھر مافک کہتا ہے ہم اس کو سیدہا کریگا۔ اسی لئے ہم نے کانگرس بنائی ہے۔ کہ ان مشلمانوں کو شیدہا کریں سرکار میں بڑا بڑا نوکری میں بڑا نشاسب بنیں۔ یہ بیکوب مولوی ہم کو کافر کہتا ہے ہم اس کو سیدھا کریگا۔

راوی۔ مولوی کو ایسی باتیں سنکر کہاں تاب ہاتھ مارنے کو اٹھایا ہی تھا کہ سلطان نے ہاتھ پکڑ لیا

مولوی۔ ووں ایک دو ہاتھ لگا ہی جانے دے۔ ساری شیخی ابھی نکال دونگا

راوی۔ بنگالی آستین چڑہاکر۔ دانتوں میں ڈاڑھی دبا غصہ سے مولوی پر لپکا۔ مولوی نے آؤ دیکھا نہ تاؤ۔ دو پسلیوں میں دیئے اور گردن سے پکڑ زمین پر دے پٹکا ایسا کہ چاروں شانے چت اور چھاتی پر ہو بیٹھا۔

بنگالی۔ مار لیا بابا رے مار لیا۔ ہم کو مار لیا رے کشور مار لیا۔

راوی۔ سلطان اور محمود نے زبردستی مولوی کو ہٹایا اور بنگالی کو زمین سے اٹھایا۔ مگر ہنسی کے مارے کلام کی تاب نہ رہی۔ ہنستے ہنستے پیٹ میں بل پڑ گئے۔ مولوی بھی حیران کہ یہ کیا ہوا۔

مولوی۔ لاحول ولا کیسے خبیث سے پالا پڑا۔ خیر اب تو بچہ یاد کریگا۔ پھر کسی مسلمان کا سامنا نہ کریگا۔

راوی۔ بچہ کا لفظ سنکر بنگالی پھر جوش میں آیا۔ اور مولوی کی ڈاڑہی پکڑ لی۔ مولوی نے چھوٹتے ہی دو تین گلے پر دیئے کہ ساری ہوش بھلا دی آخر بمشکل اُن کو جدا کیا۔ مگر بنگالی چند روز کے واسطے بلدی تھوپنے کے قابل ہوگیا

سلطان (بنگالی سے) اسی شیخی پر سرکار سے ہتھیار مانگتے ہو۔ ایک ملّنے کا مقابلہ بھی نہ ہوسکا۔ اُلٹا اُس نے تم کو دھنک کر دھر دیا۔ اب اگر ہتھیار والے ہوگے تو پھر کسی کا مقابلہ نہ کروگے۔ تم اپنی قسلم چلایا کرو۔ جنگ و جدل مسلمانوں کے واسطے رہنے دو۔

بنگالی۔ نہ ماسٹر صاحب ہمارے پاس لکڑی نہ تھا نہیں تو ہم ہاتھ دکھاتا۔ اب بھی ہم نے دو تین چٹکیاں کاٹ لی ہیں ہم تو ڈرنے کو بڑا بہادر ہے ہم تو بیلون پر چڑھ جاتا ہے مسٹر موم ہم کو بیرو بولتا ہے ہماری بیوی ہم سے بڑا ڈرتا ہو ایک دن رات کو ہمارے گھر شرک پر چور آیا اور کوٹھڑی کو کھٹکھٹایا ہماری بیوی نے جاگتا تھا آواز سنکر چارپائی سے گر گیا ہم نے اُس کے گرنے کی آواج سن کر جاگا۔ ہم پوچھا کیا ہے اُس نے بولا بابر چور ہے۔ ہم دلیر ہوکر اُس کو چپکے سے بولا۔ کہ تم ہیں پڑا رہ۔ ہم جرا نہیں ڈرا۔ ساری رات چارپائی پر پڑا رہا ہمارے پاس بندوق بھرا رکھا تھا۔ اور کوئی ہوتا۔ تو ڈر سے جان نکل جاتا اور چور بھی لوٹ لیتا جب صبح کو اٹھا تو دیکھا ایک لکڑی چوہو کے نیچے گر آیا تھا۔ اُس کا آہٹ ہوا تھا چور کوئی نہ تھا۔ تب ہم نے اپنی بیوی کو تبایا اور اُس کو ہوش آیا۔

راوی۔ مولوی یہ قصہ سنکر بے اختیار ہنس تو پڑا مگر سلطان پر آنکھیں نکالنے لگا۔

مولوی۔ کیوں جناب ماسٹر صاحب یہ ملّنٹا کس کو کہا تھا۔

سلطان۔ آپ کو کہا تھا ملّنٹے نہیں تو اور کیا ہو۔ یہ عالموں کا کام ہے جو آپ نے کیا۔ ناحق بیچارے بنگالی کو توم ڈالا۔

مولوی۔ اس نے ہم کو ملیچھ اور بیوقوف کیوں کہا تھا

سلطان۔ تم نے بھی تو اُس کو پہلے کافر کہا تھا۔

مولوی۔ وہ کافر تو ہے۔ کیونکہ رسول اللہ کا منکر ہو اور کلمہ نہیں پڑہتا۔

سلطان۔ تو اگر وہ کافر ہے تو پھر آپ کے ملیچھ ہونے میں کچھ شک نہیں۔ کیونکہ اپنے اپنے دین کی بات ہے

مولوی۔ آپ کا مذہب کیا ہے۔

سلطان۔ آپ کو میرے مذہب سے کیا مجھ پر بھی کچھ عنایت کی نظر ہوگی۔

مولوی۔ اگر آپ کی بھی یہی خواہش تو بسم اللہ آیئے۔

سلطان۔ ہم دو ہیں اتنا خیال رکھ لینا۔

مولوی۔ (محمود کی طرف اشارہ کرکے) یہ تو مسلمان معلوم ہوتے ہیں وہ تو میرا ساتھ دینگے۔

محمود۔ میری مسلمانی کے خیال میں نہ رہنا ملّنوں کا میں سچا دشمن ہوں۔

مولوی۔ اچھا صاحب سلام اپنی راہ لیجئے

سلطان۔ اجی میاں جی ذرا سنو تو۔ کوئی وعظ حدیث ہمیں بھی سناتے جایئے۔ قل اعوذیئے جبر قتے مولویت کی دم لگائے پھرتے ہیں۔ سچ کہا ہے کہ نیم حکیم خطرہ جان نیم ملا خطرہ ایمان۔ نہ علم دین سے واقف نہ تہذیب شائستگی سے آگاہ بڑے مولوی بنے پھرتے ہیں۔

نجانے رنگ قارورہ نہ سمجھے نبض کی حرکت
دوا کرنے کو افلاطوں طبابت اسکو کہتے ہیں

مولوی۔ (ذرا دور جاکر) بکے جاؤ۔

محمود۔ اجی اس کو دفاں ہونے دو چلو گھر کو چلیں۔

راوی۔ جب یہ دونوں جوان چاندنی چوک میں پہونچے تو وہاں جابجا ایک سرخ رنگ کا ایک اشتہار لگا دیکھا۔ محمود نے سلطان سے کہا ذرا دیکھنا تو اس اشتہار میں کیا ہے سلطان نے آگے بڑھکر اس اشتہار کو زور سے پڑہنا شروع کیا۔

اشتہار

بتاریخ ۲۰ دہیں رمضان المبارک بروز جمعہ بعد نماز

جمعہ جناب مولوی ثناء اللہ صاحب امروہی دریبہ والی مسجد وعظ فرماویں گے برادران اسلام سے التجا ہے کہ تشریف لا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

المشتہر خادم قوم حافظ احمد امام مسجد

مراسلات

ویدک شائستگی

۵۔ رہائش

پیشتر دسیوؤں کے شہروں کے برباد کئے جانیکا بیان ہوا ہے ۴: ۲۶ و ۳ میں اندر دیوتا کہتا ہے "میں نے سوم رس (پی کر) مست ہو کے ایک بارگی شمبر کے نوے شہروں کو برباد کیا میں نے . . . . دیوداس کو سو شہر بخشنے کے لئے دیئے" ۴: ۳۰: ۲۰ میں اندر نے ہو یہ چڑھانے والے دیوداس کو (شمبر کے) پتھر کے بنے ہوئے سو شہر دیئے۔ سو معلوم ہوتا ہے کہ آریوں نے دسیوؤں کے بہت سے شہر برباد کئے اور بہت سے شہروں میں آباد بھی ہوئے جن میں سے بہت سے شہر پتھروں کے بنے ہوئے تھے۔ شائستگی میں آریہ لوگ دسیوؤں سے کم نہ تھے جب سیو پتھر کے بنے ہوئے شہروں میں بستے تھے تو آریہ اس سے گھٹیا شہروں میں نہ بستے ہونگے۔ غالباً یہ پتھریلے شہر پنجاب کے پہاڑی اطراف کے شہر ہونگے جہاں اب بھی لوگ گارا اور پتھر سے مکان بناتے ہیں اور بعض بڑے شہروں کی سڑکوں میں بھی پتھر لگاتے ہیں ۲: ۴۱ و ۵ و ۵: ۶۲ میں ہزار پیل پائے والی عمارتوں کا ذکر ہے اگر اس میں کچھ شاعرانہ مبالغہ بھی مان لیا جائے تو بھی اُس زمانے میں ہمارے آریہ اجداد ہزار نہیں تو سو دو سو پیل پائے والی عمارتیں تو تعمیر کرنا جانتے تھے وہ مضبوط شہر پناہ والے شہروں میں بھی رہتے تھے مثلاً ۱: ۵۸: ۸ و ۲: ۳: ۷ و ۴: ۲۷: ۱ و ۶: ۴۸ و ۷: ۱۵: ۱۴ و ۷: ۳: ۷ و ۷: ۹۵: ۱ میں لوہے کے بنے ہوئے شہروں کا ذکر ہے جس کا مطلب لوہے کی طرح مضبوط شہروں سے ہے جو بہ آسانی دشمنوں کے ہاتھ میں نہیں آ سکتے تھے۔

جس حال آریہ لوگ اس ملک میں آباد ہونے کے بعد اپنے گذارے کے لئے کاشتکاری پر زیادہ بھروسہ رکھتے تھے تو اپنے گاؤں اور شہروں کو اکثر کسی ندی یا نالے پر بناتے تھے۔ غریبوں کے مکان کبھی کبھی مرت دیوتاؤں (یعنے آندھی) کے چلنے سے گر جاتے تھے امیر لوگ اچھی اچھی حویلیوں میں رہتے تھے۔

۶۔ ملکی انتظام

۱۔ شمبر کے نوے شہر برباد کئے گئے۔ اور سو شہر دیوداس کے قبضے میں آئے سو ناریہ قوموں میں بھی بڑے بڑے سردار یا چھوٹے چھوٹے راجا ہوا کرتے تھے جو قریب سو سو شہروں کے مالک ہوتے تھے جب دسیوؤں کا یہ حال تھا تو آریوں میں بھی بعض راجا یا سردار ہوتے تھے۔ مثلاً تو (اندر) نے اتیتھگوا (نام راجا) کے واسطے تیز نیزے سے کرنج اور پرنائے (نام اسروں) کو ہلاک کیا بعد کو تو نے اکیلا رجشوانا نام راجے کے محاصرہ کئے ہوئے بنگرد (نام اسر) کے سو شہروں کو فتح کیا۔

لاچار سشروا (نام راجے) کے ساتھ (لڑنے کے لئے) جو بیس راجا ۶۰۰۹۹ لوگ لے کے آئے تھے انکو شہور اندر تو نے . . . . اُن کو شکست دی تھی۔

"اے اندر تو نے اپنی حفاظت سے سشروا (راجے) کی حفاظت کی تھی۔ اپنی نجاتوں سے تروباں (راجے) کی حفاظت کی تھی تو نے کتش اور اتیتھگوا اور ایو کو اس بڑے جوان راجے کے لئے سشروا کے مطیع کر دیا تھا" ۱: ۵۳: ۹ و ۱۰۔

۲۔ مذکورہ بالا رچوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ آریوں کے درمیان نہ صرف راجا ہوتے تھے۔ بلکہ بعض وقت لڑائی میں شکست دے کر بعض راجا دیگر آریہ راجوں پر حکمران بھی ہو جاتے تھے۔ اُن کے درمیان شاہی حکومت رائج تھی۔ اس بات کا ایک اور ثبوت یہ ہے کہ وہ اندر وغیرہ دیوتاؤں کو بھی راجا لقب سے پکارتے تھے۔

۳۔ جس زمانے میں رگوید کے دسویں منڈل کے گیت رچے گئے اُس زمانے میں بڑی دھوم دھام سے راجاؤں کی تاج پوشی ہوا کرتی تھی مثلاً ۱۰: ۱۷۳ اسوکت میں اسی موقع کا بیان ہے۔

۴۔ رگوید میں کہیں کہیں پرپتی یعنے شہر کے مالک اور گرامنی یعنے گاؤں کے سردار کا ذکر آتا ہے جن کی بڑی تعظیم کی جاتی ہے (۱: ۱۷۳: ۱۰) معلوم ہوتا ہے کہ راجاؤں کے ماتحت انہیں لوگوں کے ذریعے سے شہر اور گاؤں کا انتظام کیا جاتا تھا۔

تیقن المسیح

عموماً ہماری گناہ آلودہ زندگیوں میں جبکہ ہم کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب ہم خدا سے بہت دور پڑ گئے ہیں اور دل پر ہمارا قبضہ نہیں رہا اور ہمارا طبعی میلان عالم سفل کی طرف ہے۔ ناامیدی کی گھٹا سر پر جھوم رہی ہے موت کے نام سے بدن پر لرزہ ہوتا ہے تو یہ سوال اُٹھتا ہے۔ "میں کیا کروں جو اس بڑی ہلاکت سے بچوں"۔ حقیقت میں یہ ایک بڑی ہلاکت ہے گنہگار بیشک اس کی مجسم صورت سے کانپ جاتا ہے۔ بائبل مقدس کا مقولہ ہے۔ "وہ جو بیٹے (مسیح) پر ایمان لاتا ہے ہمیشہ کی زندگی اُسی کی ہے۔ اور جو بیٹے پر ایمان نہیں لاتا وہ زندگی کو نہیں دیکھیگا۔ بلکہ خدا کا غضب اُس پر رہیگا"۔ یہ آیت ایک آئینہ ہے جس میں ایک گنہگار شخص اپنی صورت کو دیکھ سکتا ہے کیونکہ موت اور زندگی کا نقشہ اس میں موجود ہے پولوس رسول نے داروغہ جیل کو اس کا کیا اچھا جواب دیا کہ "مسیح خداوند پر ایمان لا تب

دیجیگا۔ بلکہ کیا یہ جواب ہر ایک عاصی کے لئے تسکین دہ نہیں ہے؟ بیشک المسیح ہر ایک گنہگار کے لئے زندگی کا ایک تعویذ ہے جو کہ دل میں رکھا جاتا ہے شاید کوئی کہے کہ اس کا کیا مطلب ہے؟ ہم کیوں مسیح کا یقین کریں اور اس پر ایمان لانے کی ضرورت کس طرح محسوس کریں۔ ہم مجملاً طور سے مندرجہ ذیل تشریح کرتے ہیں۔

اول مسیح کی ضرورت کو محسوس کرنا۔

دوم۔ یہ یقین کرنا کہ وہ ہم کو بچانا چاہتا ہے ہم اپنے آپ کو اس کے فضل پر ڈالدیں اور نجات کے لئے اس پر بھروسہ کریں۔

مسیح کی ضرورت کو محسوس کرنا۔ جب تک ہم مسیح کی ضرورت کو محسوس نہ کریں گے ہم ہرگز سرگرمی سے اس کی تلاش نہیں کر سکتے اور نہ ہی اس پر کلیتہً توکل رکھ سکتے ہیں کوئی شخص کسی ڈاکٹر کے پاس نہیں جاتا جب تک وہ اس کی ضرورت محسوس نہیں کرتا پطرس جبکہ دریا کی لہروں کی طرف دیکھکر خوفزدہ ہوا اور ڈوبنے لگا تو وہ چلایا "اے خداوند مجھے بچا" اسی طرح ایک گنہگار شخص کبھی خداوند مسیح کے پاس نہیں آسکتا۔ جب تک کہ وہ اپنے کو گم شدہ یا کھویا ہوا نہیں جانتا یہ کافی نہیں ہے کہ کوئی کہے ہاں کہ میں مسیح کی ضرورت کو محسوس کرتا ہوں اور بس۔ ایسا شخص اپنے کو کھویا ہوا محسوس نہیں کرتا وہ گناہ کی مہلک بیماری سے بچنے کے لئے مسیح ڈاکٹر کے پاس جانے کی ضرورت کو نہیں پہچانتا۔ آہ یہ بات بہتوں میں پائی جاتی ہے۔ ایک دفعہ میں ایک ہسپتال میں اپنے ایک دوست کو ملنے کے لئے گیا جو کہ ایک مہلک بیماری میں مبتلا تھا۔ میں نے ڈاکٹر سے اجازت چاہی وہ ڈاکٹر پہلے بھی بداخلاق تھا کچھ میانہ روی سے پیش آیا اور کہنے لگا کہ آپ اس مریض کو نہیں دیکھ سکتے کیونکہ وہ لگنے والی بیماری ہے۔ میں نے کہا کہ مجھے افسوس ہے کہ میرا عزیز دوست ایسی بیماری میں مبتلا ہے۔ مگر ڈاکٹر صاحب میں دیکھتا ہوں کہ آپ کو بھی ایک ایسا عارضہ لاحق ہے جو اوروں کو لگ سکتا ہے۔

یہ سنکر ڈاکٹر صاحب متحیر ہوئے اور بولے وہ کیا مرض ہے؟ میں نے کہا گناہ کا مرض جو کہ نہ صرف کسی جسم ہی کو ہلاک کر سکتا ہے بلکہ جو آپ کے پاس آئیگا اس کی روح بھی ہلاک ہوجائیگی باوجودیکہ ڈاکٹر صاحب اس کو سنکر کچھ ملول ہوتے بلکہ خفا ہوکر وہاں سے ٹل گئے دنیا کے لوگوں کا بھی قاعدہ ہے کہ وہ دنیوی بیماریوں سے ترساں اور خوفزدہ ہوتے ہیں۔ مگر اپنی مہلک اور اندرونی بیماری سے بالکل بےخبر رہتے ہیں جب ہم کسی مہلک بیماری میں مبتلا ہوتے ہیں تو نہایت رنجیدہ ہوتے ہیں جب کوئی عزیز مرجاتا ہے تو کیسا ماتم کرتے ہیں۔ مگر افسوس گناہ کی بیماری اور روح کی موت پر ماتم نہیں کرتے۔ اس نجات دہندے کا خیال نہیں کرتے جس نے ہماری محبت میں صدہا تکلیفات برداشت کیں صلیبی موت ہوا تاکہ اس کے مار کھانے سے ہم نجات پاسکیں مسیح کا دنیا میں آنے کا پورا مقصد یہی تھا کہ وہ انسان کو گناہ کی بیماری سے رہائی بخشے اور اپنے خون مقدس سے اُسے شفا عنایت کرے پس انسان کے لئے مسیح کی کتنی ضرورت ہو یہ ضرورت اس وقت محسوس ہوتی ہے جبکہ انسان اپنے کو بالکل گنہگار جانتا ہے اور گناہ کے دکھ میں کراہتا ہے لیکن جب اس کا یقین مسیح پر ہوجاتا ہے جس کو ہم دوسرے مضمون میں ایمان بھی کہہ سکتے ہیں تو انسان شانتی کی سرزمین میں قدم رکھتا ہے اس کے پہلے وہ گریہ و درد اور کراہنا جو کہ گناہ کے سبب سے تھا دور ہوجاتا ہے اور اس کا نہال جسم پھل ظاہر کرتا ہے کیونکہ مسیح پر ایمان رکھنا بے پھل نہیں رہتا۔ انسان مسیح سے شانتی حاصل کر کے زندگی کے پھل لاتا ہے ۱ تسلونیقیوں ۱:۳ اور یہ ایمان توبہ آمیز ہوتا ہے انسان اپنی تمام زندگی کے بُرے کاموں سے متنفر ہوجاتا ہے اور ایک نئی زندگی میں قدم مارتا ہے جس کا میلان بجائے عالم اسفل کے عالم بالا کی طرف ہوتا ہے پس جبکہ یہ باتیں محض مسیح کو حاصل کرنے سے ملتی ہیں تو کون بشر ہے جو کہ مسیح کی ضرورت کو محسوس نہ کرے اور گناہ آلودہ زندگی کو دور پھینکنے کے لئے مسیح کے چرنوں میں نہ گرجاوے۔

یہ یقین کرنا کہ مسیح ہم کو بچاتا ہے۔ اور ہم اپنے آپ کو اس کے فضل پر ڈالدیں اور صرف نجات کے لئے اس پر بھروسہ کریں بہت عمیق معنے رکھتا ہے مسیح اسلئے ہمیں بچا سکتا ہے کہ وہ قادر مطلق ہے ہم ایک بڑے گنہگار ہیں لیکن خداوند مسیح ایک بے داغ نجات دہندہ ہے شیطان ہمیں روکنے کی کوشش کرتا ہے کہ ہم مسیح کے پاس نہ جائیں اور ہمارے دلوں میں شک ڈالتا ہے کہ مسیح ایسے بڑے گنہگار کو بچا نہیں سکتا یہ بالکل جھوٹ ہے مسیح تمہارے اور میرے بچانے کو تیار ہے اور اگر ہم اس کا یقین نہ کریں تو ہم ایک ایسے مکان کی چھت پر کھڑے ہیں جس کے شہتیر میں آگ لگی ہے اور اس کے جل جانے کے بعد ہم اس کے نیچے دب کر مرجائیں گے ہر ایک گنہگار انسان کو یقین کرنا چاہئے کہ مسیح اُس کو بچانا چاہتا ہے وہ بہت طریقوں سے اپنی اس خواہش کا اظہار کرتا ہے۔

(۱) آسمانی تخت کو چھوڑنے سے۔

(۲) قالب انسانی کو لینے سے

(۳) صلیبی موت مرنے سے۔

اگر کوئی اس بات کا شک کرتا ہے کہ مسیح مجھ کو بچا نہیں سکتا تو کیا وہ مسیح کو خوش کرتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اے گنہگار تو آج اس کی نرم آواز کو سن۔ وہ کہتا ہے تو جو تھکا اور ماندہ ہے (دوسرے مضمون میں گناہ سے لاچار ہے) میرے پاس آ میں تجھے آرام بخشوں گا۔ اور پھر وہ کہتا ہے کہ جو میرے پاس آتا ہے میں اُسے ہرگز نکال نہ دوں گا۔" کوئی خیال نہ کرے کہ میری تو اب تمام عمر مسیح سے علیحدہ گذر چکی۔ اب تو میرے پاؤں قبر میں لٹک رہے ہیں اگر میں اس پر ایمان لاؤں تو کس طرح بچ سکونگا یہ خیال غلط ہے جس وقت مسیح مصلوب ہونے کو تھے ایک چور نے کہا اے خداوند جب تو اپنی بادشاہت میں آوے تو مجھے





بھی یاد کرنا مسیح نے جواب دیا میں سچ کہتا ہوں کہ آج تو میرے ساتھ بہشت میں ہوگا۔ نجات کی جڑ ایمان ہے اور جب ایمان سالم ہے نجات قایم ہے پس مسیح پر دل سے ایمان لانا۔ ہمیں مرتے وقت بھی گناہ سے رہائی دینے کا باعث ٹھہرتا ہے۔ مقدم یہ ہے کہ ہم اپنے آپ کو اس کے فضل پر ڈال دیں اور نجات کیلئے اس پر بھروسا کریں۔ تب ہم مسیح کے کفارہ اور اس کی نیکیوں کے ذریعے بچائے جائیں گے۔ کیا ہم سے کسی نے ایسی معافی کا خیال کیا ہے؟ اگر نہیں تو اس کے لئے کوشش کرو اور نجات کے لئے مسیح پر بھروسا رکھو کیونکہ وہی تم کو بچا سکتا ہے

راقم خاکسار جارج ملٹن تائب لودیانوی

اشتہار

جناب ایڈیٹر صاحب تسلیم۔ میں یہ اشتہار آپ کے اخبار میں درج کرنے کے لئے جناب کی خدمت شریف میں برائے آگاہی جملہ مشنری صاحبان ونیز مناد و مسیحی بھائیاں ارسال کرتا ہوں تاکہ مندرجہ ذیل شخص سے ہوشیار رہیں واضح ہو کہ ایک شخص بنام ڈیوڈ سنگھ درویش گیروان رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے اور بڑی بھولی صورت بناکر کے بماہ نومبر ۱۹۰۸ء کرنال میں آیا اور ایس پی جی مشن کرنال کے پادری ایس گریڈین صاحب کے پاس آکر یوں کہنے لگا کہ میں ایک آزاد مناد فقیر ہوں جو کہ خداوند یسوع مسیح کی منادی کرتا ہوں اس پر پادری صاحب نے اپنے پاس رہنے کے لئے جگہ اور کھانے کا انتظام کرکے کہا کہ آپ دو چار دن یہاں ٹھہر سکتے ہیں۔ اس کہنے پر درویش مذکور ٹھہر گیا اور جب پادری اور مناد دورہ جانے کے لئے طیاری کر رہے تھے تو یہ شخص بھی آگیا اور کہنے لگا کہ میں بھی آپ لوگوں کے ساتھ دورہ جا سکتا ہوں کیونکہ میرا بھی یہ کام ہے اور میں خود بھی منادی کرتا پھرتا ہوں پادری صاحب نے فرمایا کہ اگر آپ ہمارے ساتھ خداوند کا کام کرنے کے لئے چلنا چاہتے ہیں تو چلو میں آپ کے لئے کھانے کا بندوبست کر سکتا ہوں اس پر درویش مذکور نے کہا کہ میرے پاس بستر بھی نہیں ہے تو پادری صاحب نے بستر بھی دلا دیا۔ ۱۰ نومبر کو ہم سب مناد اور پادری صاحب اور درویش قصبہ گھرونڈہ کو روانہ ہوئے ایک ہفتہ تک چاروں طرف کے دیہات میں دن کے وقت کام کرتے رہے اور رات کے ۹ بجے تک گھرونڈہ میں کام کرتے رہے بعد ازاں پادری صاحب نے پانی پت جانے کا قصد کیا تو ڈیوڈ سنگھ درویش نے وہاں جانے سے انکار کر دیا۔ اور کہنے لگا کہ میں نوکر نہیں ہوں نہ پابند ہوں میں فقیر آدمی ہوں جہاں چاہوں جاؤں جہاں چاہوں نہ جاؤں پانی پت میں نہیں جاؤنگا اس پر پادری صاحب کو شک ہوا کہ پانی پت جانے سے کیوں انکار کرتا ہے دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ بی بی اور اس میں جھگڑا ہے اتفاقاً ایسا ہوا کہ ہم سب لوگ گاؤں کمیلا میں گئے اور بدستور کام کیا۔ مگر ڈیوڈ سنگھ ادویات کے فروخت کرنے میں مشغول رہا اور ایسی عورتوں کو ادویات فروخت کرتا تھا جن کے اولاد نہ تھی۔ یا جن کے بچے پیدا ہو کر مر گئے۔ کمیلا گاؤں میں معلوم ہوا کہ یہ شخص مناد نہیں ہے بلکہ دوا فروش ہے پس پادری صاحب کو ایسا فعل اُس کا بُرا معلوم ہوا اور کہا کہ ہمارے ساتھ رہ کر ایسے کام نہیں کرنے چاہییں اور اتنا کہنے پر سخت ناراض ہوا ۱۵ نومبر کو ہمارا استقام قصبہ گنجپورہ میں ہوا۔ یہاں پہونچکر ڈیوڈ سنگھ بیمار ہو گیا۔ آخر پادری صاحب نے کہا کہ جہاں آپ کی مرضی ہو جاؤ تو اس پر ۲۰ نومبر کو کرنال چلا گیا۔ اور ہم لوگ ایک ہفتہ تک گاؤں رعنہ کے گرد نواح میں بدستور کام اپنا کرتے رہے اور وہیں ہمارا اسباب بھی کچھ چوری ہو گیا۔ بعد اختتام دورہ ہم سب لوگ کرنال واپس آگئے اور ڈیوڈ سنگھ کی بیوی نے پادری صاحب کو سارا حال کہہ سنایا کہ یہ مجھے بہت تکلیف میں ڈال کر ادھر ادھر پھرتا ہے اور اس کو میری کچھ پرواہ نہیں ہے ایک سال سے۔ تب پادری صاحب نے ڈیوڈ سنگھ کو بہت محبت سے سمجھایا۔ کہ ایک جگہ رہ کر کام کرو اور اپنے بال بچوں کی پرورش کرو۔ لیکن اسلئے اُس کو وہ بھی نہ بھایا کیونکہ اُس نے نوکری کی خواہش کی تھی بعدازاں پادری صاحب سے ناراض ہو کر غیر مسیحیوں کی سرائے میں چلا گیا اور دو وکیل کھڑے کرکے اور پانچ گواہ جھوٹے بناکر تنخواہ ایک ماہ سات یوم کی ۲۵ روپیہ کا جھوٹا دیوانی عدالت منصف صاحب کرنال دائر کر دیا۔ اسی وجہ سے کہ پادری صاحب کی بدنامی ہوئی اور خداوند مسیح کا کام بوجہ جوابدہی مقدمہ بند رہا اور عرصے دو ماہ تک مقدمہ رہا اور تھانیسر کے پادری سرکار صاحب نے ڈیوڈ سنگھ کو بہت سمجھایا کہ پادری صاحب سے راضی نامہ کرلو۔ لیکن نہ مانا۔ چنانچہ منصف صاحب نے بعد تحقیقات کامل دعویٰ مذکور خارج فرمایا در حکم خارج کرنے دعوے کا ۱۰ فروری کو سنا دیا لہذا برائے آگاہی مشنری صاحبان اور دیگر مسیحی برادران اشتہار بالا دیا گیا ہے تاکہ ایسے شخص سے محفوظ رہیں کیونکہ یہ شخص بہت چالاک آدمی ہے۔

مسیح میں آپ کا خیر خواہ نقتالی سالومن واعظ اناجیل

ایس پی جی مشن کرنال

سرگذشت مسٹر ایچ وائیلی: جس کو انگریزی زبان میں مس ایم آر گرین فیلڈ صاحبہ نے تصنیف کیا ہے قیمت مع محصول ۳ مسٹر وائلی کی زندگی نہایت مفید زندگی تھی جس کے نمونے سے ہند کے جوانمردوں کو بہت فائدہ پہونچ سکتے ہیں لازم ہے کہ یہ چھوٹی کتاب ہر ایک مسیحی گھرانے میں موجود ہے۔ اسکتاب میں بارہ تصویریں ہیں جو کتاب کی قیمت سے زیادہ قیمتی ہیں

ملنے کا پتہ منیجر کرسچین بک سٹور لودیانہ پنجاب

ضروری اطلاع:- لودیانہ پریسبیٹری کا اجلاس ۱۷ مارچ ۱۹۰۹ء کو بروز چہار شنبہ سہارنپور میں منعقد ہوگا۔ پریسبیٹری کے تمام ممبران حاضر ہونے کی کوشش کریں

المشتہر جی بی ای اوڈیل سٹیٹڈ کلرک لودیانہ پریسبیٹری

انتخاب الاخبارات

قومی درسگاہوں کی ترقی

جبب اُن درسگاہوں میں جو بلامعاوضہ

امداد چل رہی ہیں ہم آنریری کام کرنے کو دیکھتے ہیں تو خاص مسرت پیدا ہوتی ہے اس بارہ میں مسز اینی بیسنٹ صاحبہ بڑی خوش قسمت ہیں حال میں آپ کے کالج میں تین نوجوان شریک ہوئے ہیں جو اگر سرکاری ملازمت میں داخل ہوتے تو بہت کچھ دولت پیدا کر سکتے تھے۔ مگر انہوں نے اپنے ہموطنوں کی خدمت مقدم سمجھی۔ اول تو پنڈت اوتیار ام صاحب بھٹا چارجی کے اکلوتے بیٹے نے ایم اے پاس کرنے کے بعد کالج میں آنریری عہدہ پر پروفیسر پولٹیکل اکانومی منظور کیا ہے یہ نوجوان بہت ہی نیک بخت اور ہونہار ہیں دوسرے صاحب مسٹر پی۔ کے تیلنگ ہیں آپ بمبئی یونیورسٹی کے گریجویٹ ہیں ایم۔ اے ایل ایل بی ہیں اور جسٹس تلنگ صاحب سابق جج ہائیکورٹ کے بڑے صاحبزادہ ہیں اگر چاہتے تو وکالت کر سکتے تھے مگر نہیں آپ نے بھی آنریری پروفیسر ہونا منظور کیا ہے مسٹر وتل ایم۔ اے پارسی فلسفہ صوفسٹ بمبئی سے بنارس جانے والے ہیں کہ علم کیمسٹری کا آنریری پروفیسر ہونا منظور کریں غرضیکہ اس وقت ہندو کالج میں چھ صاحب آنریری پروفیسر ہیں جن میں تین احاطہ بمبئی کے دو صوبجات متحدہ کے اور ایک ولائتی ہیں۔ پروفیسر رچرڈسن صاحب کے مبتلا فالج ہونے سے کالج کو بہت نقصان پہونچا۔ مگر ان آنریری خدمت کرنے والوں کی وجہ سے طلبا کی تعلیم میں ہرج واقع نہیں ہوگا

ایک قمار باز کا عبرتناک حشر

سر چند قماربازی کا فضل

ایک شرعی واخلاقی اور قانونی جرم ہے جو طرح طرح کے جرائم کے ارتکاب کا موجب ہوتا ہے اور قماربازی کا انجام سخت خراب ہوتا ہے۔ لیکن پھر بھی اہل ملک عبرت حاصل نہیں کرتے اور نہ صرف ادنے طبقہ کے اشخاص بلکہ اکثر شرفا بھی اس مرض میں مبتلا ہیں اور آئے دن یہ وبا ملک میں بطرح ترقی کر رہی ہے آج ہم ایک ایسا تازہ واقعہ لکھتے ہیں جو قماربازوں کیلئے سخت عبرت آموز ہے۔ علاقہ دینا نگر ضلع گورداسپور کا ایک زرگر قماربازی کا عادی تھا۔ حال ہی میں اس نے پہلے ۵ سو روپیہ نقد اور تمام زیورات اپنے اور بیگانے جو اس کے پاس تھے ہار دیئے اور پھر دو سو روپیہ قرضہ لیا اور فی روپیہ ہر ماہ سوا رسود دینا کیا وہ بھی ہار دیئے آخر زندگی دو بھر ہوگئی اور اس تلخ زندگی پر اس نے موت کو ترجیح دی ۱۷ فروری کو جب پسنجر ٹرین دینا نگر سے پٹھانکوٹ کو پوری رفتار سے جا رہی تھی کمبخت زرگر جلدی سے دوڑ کر پٹری پر لیٹ گیا اور اُس کی لاش ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی۔ کیا اس سے بڑھکر کوئی واقعہ عبرت آموز ہو سکتا ہے کاش قماربازی کے شایق اس واقعہ سے عبرت حاصل کریں۔

بغداد ریلوے کا انتہائی مقام

پیسہ اخبار

کیا جاتا تھا کہ بغداد ریلوے کا انتہائی مقام کویت یا خلیج فارس کا کوئی اور مقام ہوگا چونکہ خلیج فارس برٹش اثر میں ہے لہذا اس کے کئی حصے میں جرمن مداخلت پر بے چینی ظاہر کیجاتی تھی اب اس خیال کی اور بھی تصدیق ہوتی ہے چنانچہ ترکی وزیر تعمیرات نے ایوان میں بجواب ایک سوال کے کہا کہ ابھی بغداد ریلوے کے انتہائی مقام کا فیصلہ نہیں ہوا ممکن ہو کہ وہ کویت یا بصرہ ہو۔ موخر الذکر مقام خلیج فارس سے ۔ ۷ میل کے فاصلے پر واقع ہے نیز وزیر موصوف نے کہا کہ لائن مذکور کو ہندوستان کے راستے سے ملحق کرنے کی غرض سے کوئی موزوں انتہائی مقام منتخب کیا جاویگا۔ اور اس نے تسلیم کیا کہ جرمنی کو جن شرائط پر لائن نکالنے کی اجازت دیگئی ہے وہ ٹرکی کے حق میں مفید نہیں لیکن اس کے بغیر چارہ نہیں۔

تین راجاؤں کے نام سمن

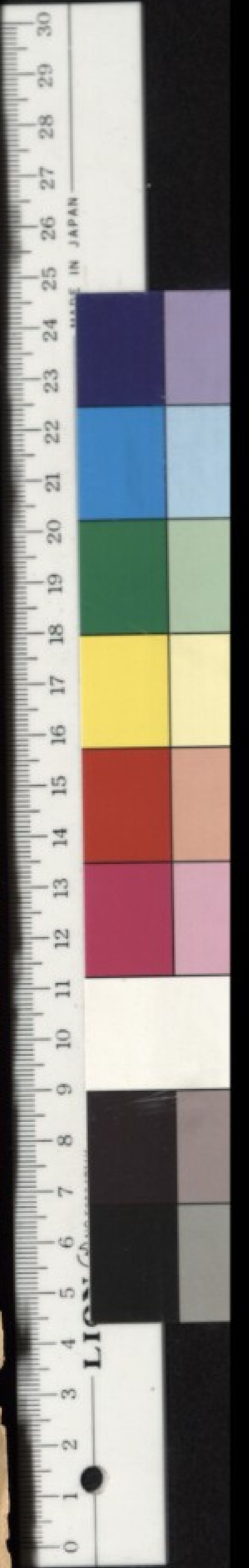
عدالت پولیس کورٹ کلکتہ

میں مہاراجہ صاحبان ٹکاری۔ بردوان اور کوچ بہار کے برخلاف سمن جاری کرنے کی درخواست کی گئی ہے الزام یہ ہے کہ ہر سہ مہاراجوں نے موٹر گاڑیوں کے قواعد کی خلاف ورزی کر کے مقررہ رفتار سے گاڑیاں تیز چلائیں ۸ مارچ کو مقدمہ سماعت ہوگا۔ اس خبر سے ناظرین متعجب نہوں۔ انگلستان میں بڑے بڑے لارڈ ہر روز موٹر کار کی بدولت عدالتوں میں سزا۔ جرمانہ پاتے رہتے ہیں

غیر ممالک کے پاسپورٹ

جب تک ہندوستانیوں

کے پاس گورنمنٹ ہند کی طرف سے "پاسپورٹ" پروانہ راہداری نہ ہو غیر ممالک میں سخت تکلیف ہوتی ہے اس وقت تک اس پاسپورٹ کے لئے گورنمنٹ ہند کے پاس درخواستیں بھیجی جاتی تھیں اب محکمہ خارجیہ گورنمنٹ ہند کی طرف سے اطلاع شایع ہوئی ہے کہ جملہ لوکل گورنمنٹوں اور دیگر عہدہ داران اعلی کو جن میں صاحبان ایجنٹ گورنر جنرل باجلاس کونسل سنٹرل انڈیا راجپوتانہ بلوچستان اور صوبہ سرحدی اور صاحبان رزیڈنٹ حیدرآباد۔ میسور بڑودہ۔ نیپال اور کشمیر بھی شامل ہیں یہ اختیار دیا گیا ہے کہ باشندگان ہند اور ریاستوں کے اُن اشخاص کو جو غیر ممالک میں سفر کرنا چاہیں "پاسپورٹ" عطا کریں اسلئے پاسپورٹ کے لئے آئندہ جملہ درخواستیں بجائے گورنمنٹ ہند حکام سول کی خدمت میں پیش ہونی چاہئیں۔





خانہ تلاشی

کالی گھاٹ کلکتہ میں پولیس نے ستیش چندر گھوش کی خانہ تلاشی کی یہ شخص جمعرات گزشتہ کو سیالدہ ریلوے اسٹیشن پر گرفتار کیا گیا تھا خانہ تلاشی میں کئی کتابیں اور خطوط برآمد ہوئے جن سے خیال ہے کہ بم سازی کے متعلق مزید حالات ظاہر ہونگے۔

فوج میں شرابخوری

دیسی فوج میں بہت سی قومیں ایسی ہیں جو شراب کو پینا تو درکنار ہاتھ لگانا اور چھونا بھی برا سمجھتی ہیں جن لوگوں میں شراب پینے کا رواج ہے وہ بھی نہایت احتیاط اور کم مقدار میں پیتے ہیں۔ ہمیں فخر ہے کہ دیسی فوجوں میں جس قدر نیک چلن سپاہی اور عہدہ دار ملسکتے ہیں اس کی نظیر شاید ہی کسی اور سلطنت کی فوج میں مل سکے کسی زمانہ میں گورہ فوجوں میں شرابخوری کی بہت کثرت تھی لیکن پادری صاحبان اور رائل آرمی ٹیمپرنس ایسوسی ایشن کی کوشش سے دن بدن شرابخوروں کی تعداد کم ہوتی جاتی ہے ایک وقت وہ تھا کہ قریبا ساری گورہ فوج شراب پیا کرتی تھی اور کمان افسر صاحبان کو ہر روز شرابی سپاہیوں کے دنگہ فساد کی رپورٹیں سننی پڑتی تھیں اور سپاہی کوارٹر گارڈوں میں قید یا ڈرل ہوتے دیکھے جاتے تھے مگر اب ۵۰ ہزار فوج میں سے ۳۰ ہزار ٹمپرنس ایسوسی ایشن کے ممبر ہیں جو مطلقا شراب نہیں پیتے اور پہلے کے سے دنگہ فساد نہیں ہوتے ممکن ہے کہ ایسا وقت بھی آجائے جب گورہ فوج میں سارے لوگ شراب خوری سے توبہ کریں۔

ضوابط قانون مجوزہ

انڈیا کونسلز بل کے متعلق ابھی تک سرکاری طور پر ہندوستان میں کچھ معلوم نہیں ہوا ایڈیٹر ایجنسی نے یہ خبر دی کہ اس کی دفعات کیا ہیں مگر کسی قدر خلاصہ پاینیر کے لندنی نامہ نگار نے بذریعہ تار کے تبلایا ہے جو حسب ذیل ہے۔

مسودہ مذکور میں تجویز کیا گیا ہے کہ ہر ایک لیجسلیٹو کونسل میں ممبر بذریعہ انتخاب کے بھی مقرر ہونے چاہئیں۔ وائسرائے کی کونسل میں زیادہ سے زیادہ ۶۰ ممبر مدراس بمبئی صوبجات متحدہ کی کونسلوں میں پچاس پچاس اور پنجاب اور برہما کی کونسلوں میں تیس تیس۔

ایگزیکٹیو (کارکن) کونسلوں میں موجودہ اور جدید کونسلوں میں زیادہ سے زیادہ چار ممبر ہونگے جن میں سے دو ممبروں کے لئے یہ ضروری ہو کہ انہوں نے گورنمنٹ ہند کے ماتحت ۱۲ سال تک ملازمت کی ہو۔

وائسرائے گورنران ولفٹنٹ گورنران کونسل کو اختیار دیا جائے کہ ممبروں کے بجٹ پر بحث کرنے اور سوالات دریافت کرنے کے متعلق ضابطے اور قواعد تیار کریں۔

کونسلوں کے انتخاب یا نامزدگی یا ممبروں کی تعداد مقرر کرنے کی بابت ضوابط وغیرہ وائسرائے بنائیں گے دیگر ضابطے صوبوں کے حاکم اعلیٰ مرتب کریں گے اور ان کیلئے وائسرائے کی منظوری حاصل کرنی ہوگی۔

ایکٹ مذکور وائسرائے کو اختیار دیتا ہے کہ سکرٹری آف سٹیٹ کی منظوری سے اعلان کریں کہ کس تاریخ سے کونسلوں میں یہ اصلاح عمل میں آئے گی اور جدید کارکن کونسلیں مقرر کریں اور ان کے عملدرآمد اور اختیارات کے ضابطے بنائیں۔

لارڈ مڈلٹن کے سوال کرنے پر لارڈ مورلے نے بیان کیا کہ ضوابط میں یہ بات بھی درج ہوگی کہ ان لوگوں کو ممبر کونسل نہ بنایا جائیگا جو سزا یافتہ یا جلا وطن شدہ ہیں۔

لارڈ لینسڈون کی رائے میں ایسا ضابطہ مقرر کرنے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ صرف گورنروں اور لفٹنٹ گورنروں کو اختیار ملنا چاہئے کہ جس منتخب شدہ ممبر کو چاہیں کونسل میں لینا نامنظور کریں۔

شاہی کمیشن کی رپورٹ

دی سینٹر لائزیشن

کمیشن کی رپورٹ ولایت میں شائع ہوگئی جو ۳۴۹ صفحہ ضخامت کی بلوبک کی صورت میں چھپی ہے کمیشن نے جو نتائج اخذ کئے ہیں اور سفارشیں کی ہیں وہ ۴۰ صفحہ میں ہیں۔

کمیشن کی رائے میں ہندوستانی صوبوں کی گورنمنٹوں کو بدستور گورنمنٹ ہند کی زیر نگرانی رکھنا چاہئے اور ان کے اختیار قبیں گورنمنٹ یا وزیر ہند کو تبدیل کا اختیار ہو۔ لیکن آئندہ سے لوکل گورنمنٹوں کو تفصیلی انتظامی معاملات میں زیادہ اختیار دینا چاہئے اور ان کے ماتحت حکام کے اختیارات میں بھی اضافہ کرنا چاہئے۔ گورنمنٹ ہند اور لوکل گورنمنٹوں کے درمیان جو مالی تعلقات ہیں وہ عام طور پر قابل اطمینان ہیں پر اونشل گورنمنٹوں کو نئے عہدوں کے قائم کرنے کا اختیار ملنا چاہئے جو اختیار کہ حال میں گورنمنٹ ہند کو ملا ہے۔

بڑے بڑے صوبوں میں تنہا لفٹنٹ گورنر کافی نہیں ہے بلکہ مدراس اور بمبئی کی طرح کارکن کونسلیں بھی ہونی چاہئیں ہر ایک ایگزیکٹیو کونسل میں علاوہ گورنر کے چار ممبر ہونے چاہیں تاکہ خاص قابلیت کے ہندوستانی بھی کارکن کونسل میں مقرر ہو سکیں۔

کمیشن نے سفارش کی ہے کہ کمشنروں اور کلکٹروں کے اختیار بڑہانے چاہئیں اور سب ڈویژنل افسر عام طور پر سب جگہ مقرر کئے جائیں اور سب ڈویژنل افسر کلکٹر کا درجہ رکھتا ہو۔ کلکٹری کے درجہ پر قدامت کے لحاظ سے ترقی ملا کرے بجز اس صورت کہ کوئی افسر لائق نہ ہو یہی اصول ڈسٹرکٹ ججوں اور اعلے عہدوں کے تقرر کے متعلق برتنا چاہئے۔

کمشنر وہ افسر مقرر ہو جو صوبہ کے تمام کلکٹروں میں سب سے زیادہ لائق ہو اور قدامت کو صرف اسی حالت میں ترجیح دینی چاہئے جبکہ دیگر صفات مساوی ہوں۔

یوروپین افسر خاصکر بمبئی اور مدراس اور بنگال میں

دیسی زبانوں سے پورے طور پر واقف نہیں ہیں اور سرکاری افسر خصوصاً یوروپین عام رعایا سے کافی میل جول نہیں رکھتے ہیں دیہاتی پنچایتیوں کا قائم کرنا نہایت مناسب ہے۔ مگر اس سسٹم پر نہایت احتیاط کے ساتھ عملدرآمد ہونا چاہئے ہر جگہ سب ڈسٹرکٹ بورڈ بنانے چاہئیں اور انجمنیاں اور دیہاتی بورڈ انتظام کے لئے بنانے چاہئیں۔

بڑی میونسپل کمیٹیوں کے توسیع اختیارات کی بابت بھی بہت سی سفارشیں رپورٹ میں کی گئی ہیں

معاملات بلقان

برٹش ایجنٹ متعینہ صوفیہ نے بلگیرین گورنمنٹ کو مطلع کیا ہو

کہ جس وقت ٹرکی اور بلگیریا کے مابین تنازعات طے ہو جائیں گے اس وقت برطانیہ عظمےٰ بلگیریا کی آزادی کو تسلیم کریگی۔

اود سہ روس میں زار نے تعلیم یافتہ ریزرو دستوں کو ماہ مئی کے ٹریننگ کے لئے طلب کیا ہے جنگ جاپان کے بعد یہ پہلا موقع ریزرو فوج کے طلب کرنے کا ہے اس لئے روسی اخبارات جنگ کا اندیشہ ظاہر کرتے ہیں۔

بیان کیا گیا ہے کہ روس بھی دیگر طاقتوں کے ساتھ ملک سرویہ کو سمجھا ئیگا کہ معاوضہ پر زیادہ زور نہ دے

ٹرکی اور آسٹریا کے عہدنامہ پر دستخط ہو گئے۔ بائیکاٹ دور ہو گیا

سرویہ نے فرانس، روس، اٹلی کو مطلع کیا ہو کہ امن قائم رکھنے کا پختہ ارادہ ہے اور فوجی کارروائی شروع نہیں کیجائیگی اگرچہ آسٹریا کی تیاری جنگ کی وجہ سے ہمارا تیار ہونا مناسب نہ تھا۔

روس نے سرویہ کو صلاح دی ہے کہ اپنے تمام مطالبات چھوڑ دے اور طاقتوں کے فیصلہ کا انتظار کرے۔

ٹرکی نے سرویہ کو نوٹس دیا ہے کہ آئندہ گیر اسلحہ ٹرکی کی راہ سے نہ منگائے۔

چھپائی کا ٹھیکہ

سرکار تعلیم پنجاب کی کتابوں کی چھپائی کا

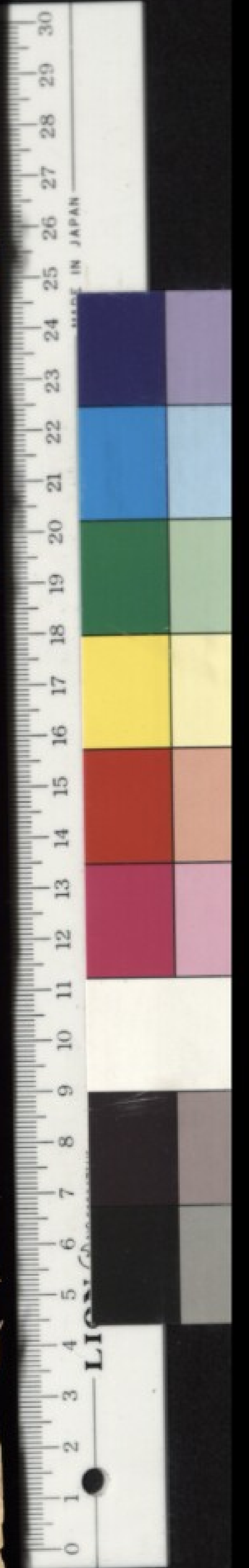
ٹھیکہ جس کے لئے پنجاب ٹیکسٹ بک کمیٹی نے ٹھیکہ داروں سے ٹینڈر طلب کئے تھے ۸ فروری کو اس کا فیصلہ ہو گیا رائے صاحب منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز مطبع منشی نول کشور اور مطبع وطن تین ٹھیکہ داروں کی طرف سے ٹینڈر داخل ہوئے تھے مگر ٹیکسٹ بک سوسائٹی نے اُس خوش قسمت فرم کا ٹینڈر منظور کیا جس کے پاس ۱۸ سال سے ٹھیکہ چلا آتا ہے یعنے پانچ سال کے لئے رائے صاحب منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز کو ایک لاکھ ایک ہزار روپیہ رائلٹی پر ٹھیکہ دیا گیا اب کی دفعہ ایک شرط یہ بھی ہے کہ کارخانہ مذکور ان لوگوں کو جو بیس روپیہ سے زیادہ کتابیں خریدیں ۱۰ فیصدی کمیشن دیگا اور ریلوے کا کرایہ نہیں لیگا اس سے فایدہ یہ ہوگا کہ تمام صوبہ میں کتابیں معینہ قیمت پر مل سکینگی

ہندوستان کیلئے ایک نئی تجارت

جو ہمعصر پاینیر

نے گذشتہ ہولناک زلزلے سے ہندوستان میں عرق و جوہر لیموں کی تجارت کا فایدہ اُٹھانے کے متعلق پیش کی ہے ہمعصر موصوف کی تجویز بہت مفید و معقول اور ہر طرح اس لائق ہے کہ ہندوستان کی صنعتی پیداوری و تجارتی ترقی کے حامی بالخصوص اہل اسلام جو مفلسی و بے روزگاری کے سبب سے بڑہ کر گلہ مند ہیں اُس پر غور کریں اور اس کی مندرجہ ذیل تجویز سے فایدہ اٹھانے میں ساعی ہوں وہ کہتا ہے کہ پچھلے زلزلہ نے علاقہ مسینا کا بالکل صفایا کر دیا ہے اور خواہ دوبارہ تعمیر ہو سکے۔ مگر اس میں کلام نہیں کہ وہاں کا کاروبار سالہا سال کے لئے پیچھے جا پڑا ہے منجملہ اس کاروبار کے ایک عرق و جوہر لیموں کی تجارت بھی ہے جس کی وقعت کا اندازہ کسی قدر اس واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے کہ سنہ ۱۹۰۶ء میں سسلی سے ۲۲۳۲۵ پونڈ یعنے قریب قریب ۳½ لاکھ روپے کا لایم کجوئس (عرق لیموں) اور ۵۶۰۰۰ ۱۵۳ پونڈ لیموں کا ست صرف ممالک متحدہ برطانیہ میں بھیجا گیا تھا۔ اور ایک بہت بڑی مقدار روغن لیموں کی ارسال ہوئی تھی جس کی مانگ ترقی یافتہ ممالک میں روز بروز بڑھتی جاتی ہے اور حال کے حادثہ کی وجہ سے اس کا بھاؤ ۳ شلنگ فی پونڈ (۱۶ اونس) سے ۵ شلنگ فی پونڈ تک چڑھ گیا ہے عرق دست لیموں کے گودہ سے بہت ہی سہل وارزاں طریقہ پر نکالا جاتا ہے اور اس کے چھلکوں اور بیجوں سے روغن برآمد ہوتا ہے گودہ کا پھوک کھاد کی طرح کھیتوں میں دبایا جاتا ہے یا مویشی کو چارہ کے بدلے کھلایا جاتا ہے اسی طرح لیموں کی ہر چیز کام میں آجاتی ہے اور جزیرہ سسلی اس کی بدولت لاکھوں روپے سالانہ کا فایدہ اٹھاتا ہے

زلزلہ نے سسلی کے باغات ویران اور کاروبار درہم برہم کر دئے ہیں۔ لہٰذا ہندوستان کے لئے بہت اچھا موقع ہو کہ وہ لیموں کی تجارت سے فایدہ اُٹھائے اور گو یورپ کے بازار میں سسلی پر غلبہ نہ پاسکے تو کم از کم اقصائے مشرق و آسٹریلیا کے بازار اس سے چھین لے ہندوستان لیموں کا اصلی گھر ہے اور مسٹر جارج واٹ مشہور و معروف ماہر صنعت و پیداوار کے قول کے مطابق اس ملک کے ہر ایک ضلع میں اُس کی پیداوار بڑہائی جا سکتی ہے پھر کوئی وجہ نہیں کہ ہندوستان میں اس کی تجارت و صنعت فروغ نہ پا سکے لیموں اور اس کے عرق سے دواؤں اور کھانوں اور مٹھائیوں وغیرہ میں یہاں بہت کام لیا جاتا ہے اور عرق لیموں اور دوسری چیزوں کا اچار بھی پڑتا ہے عطار فصل پر اس کے عرق کی بوتلیں بھر رکھتے ہیں اور پھپھوندی وغیرہ سے بچانے کے لئے تیل کا چھلا اوپر بوتل پر ڈال دیتے ہیں خریدار جب بوتل کا عرق کام میں لانا چاہتا ہے تو جھٹکا دیکر اوپر کا تیل پھینک دیتا ہے نیچے سے عرق صاف و تازہ نکلتا ہے مگر عرق نکالنے کی جو ابتدائی ترکیبیں ہندوستان میں رائج ہیں ان سے اول تو عرق کم نکلتا ہے دوسرے وقت یا محنت بہت خرچ ہوتی ہے تیسرے عرق



صاف و رقیق نہیں رہتا بلکہ اکثر لیموں کے رو سے اس میں شامل ہو جاتے ہیں اور اُسے گاڑھا اور بدروپ کر دیتے ہیں جس کے چھاننے سے بھی اصلاح نہیں ہو سکتی پھر حفاظت کے لئے بجز تیل کے چھڑکنے کے سوا کوئی ترکیب رائج نہیں جسے یوروپ کے نفیس مزاج لوگ ہرگز گوارا نہ کرینگے کیونکہ اگر حسب کا قاعدہ کے موافق نہ دیا جائے یا چھیلا نکالنا یاد نہ رہے تو تیل عرق میں مل جاتا ہے اور کھانے وغیرہ کو تلخ و بدمزہ کر دیتا ہے پس لیموں کی صنعت کو ترقی دینے اور وسیع پیمانے پر لانے کے لئے ضروری ہے کہ عرق روغن دست نکالنے چھاننے اور عرق کو پھٹنے اور پھپھوندی لگنے سے بچانے کے لئے مشینوں اور سائنٹفک ترکیبوں سے کام لیا جائے تاکہ ارزانی کیساتھ چیزوں میں عمدگی و صفائی بہم پہونچے۔ ہمصر پائونیر یوروپ کے تجربہ کی بنا پر ظاہر کرتا ہے کہ دستی کل، عمارت خانہ، دو ایک ظروف جوش دینے کے ظروف، بھٹی اور سسی حوض اس کے لئے درکار ہوگا اور ان سب چیزوں کی لاگت چند ہزار سے نہ بڑھیگی۔

حضور وائسرائے ماہ اپریل کا سارا مہینہ دورے میں بسر کرینگے ہز ایکسیلنسی چند روز دیرہ دون میں قیام کر کے لاہور جائیں گے اور پھر شمال مغربی سرحد کی طرف۔

سر جان ہیوٹ نے میرٹھ کے دربار میں فرمایا تھا کہ گھی اور دودھ کی گرانی کا ہم کو بہت خیال ہے جس کا اثر ہر گھر میں محسوس ہو رہا ہے۔ موسم برسات میں ہز آنر نے فرمایا کہ ایک کانفرنس لکھنؤ میں منعقد ہوگی جو دودھ دینے والے مورشیوں اور ان کے چارہ پر غور کریگی

وہار وار ڈسٹرکٹ پولیس کے ایک سپاہی نے ریاست ستارہ کے سب انسپکٹر اور دو سپاہیوں کو مار ڈالا۔

پوری میں نواب لفٹنٹ گورنر کے خیر مقدم کے لئے ایک پنڈال بنایا گیا تھا کسی شریر نے پنڈال کے جلانے کی غرض سے کپڑے کی جلتی ہوئی گیند پھینکی مگر کچھ نقصان نہ ہوا ایک بنگالی مشتبہ میں گرفتار ہے۔

الیسٹرن بنگال سٹیٹ ریلوے لائن پر جو تعزیری پولیس متعین ہوئی ہے اس میں ١٥٢ آدمی ہونگے۔ شب کے وقت لائن کی حفاظت روشنی کے ذریعہ سے کی جائیگی

بسواس بابو کے قاتل چارو چندر بوس کو جو سشن سے پھانسی کا حکم ہوا تھا۔ وہ کلکتہ ہائیکورٹ سے بھی بحال رہا۔

عدالت صاحب ڈپٹی کمشنر جھنگ سے ایک چٹھی رساں کو ۲ ماہ قید سخت کی سزا ہوئی۔ ایک ہفتہ تک ڈاک کی چٹھیاں تقسیم نہ کی تھیں

سمبل پور سول انجنیرنگ کالج میں ہیضہ پھوٹ پڑا ایک طالبعلم اور ایک مہتر مر گئے ١٥ دن کے لئے کالج بند کیا گیا۔

میرٹھ کے دربار میں لاٹ صاحب صوبجات متحدہ نے افسوس ظاہر کیا کہ یہاں کے بعض سکول ماسٹروں نے طالب علموں کو بغاوت کی ترغیب دی۔ باغی اخبارات خریدے بلکہ ایک مشہور بغاوت پھیلانے والے شخص کو کئی دن چھپائے رکھا مدارت کے وقت مدارس میں بجائے پڑھائی کے پولیٹکل مباحثے کئے جاتے تھے اس وجہ سے گورنمنٹ تمام امدادی مدارس اپنے ماتحت کر لینے شروع کر دیئے ہیں تاکہ باغی استادوں یا لڑکوں کو سکول سے خارج کرنا آسان ہو۔

بنگال میں کسی شخص نے جعلی چٹھی لیڈی صاحبہ لاٹ بنگال کی طرف سے بنگالی زمیندار و مستورات کے نام شایع کی کہ لیڈی ڈفرن فنڈ میں چندہ دیں اور فلاں بنگالی آنریری سیکریٹری مقرر کیا گیا ہے۔ چندہ کی رقم اُس کے نام بھیجی جائے۔ پولیس در پے تفتیش ہے چٹھی شایع کرنے والے کا پتہ نہیں ملتا۔

انڈین میڈیکل سروس کے امتحان مقابلہ میں دو ہندوستانی اور ١٠ انگریز۔ پاس ہوئے ٣٢ آدمی مقابلہ میں شامل تھے ہندوستانیوں میں ایک مظفر الدین قریشی سابق طالب علم میڈیکل کالج لاہور دوسرا امبیبی کا ونایک بلونت سنگھ کو لکھتے ہیں۔

کلکتہ کے جنرل پوسٹ آفس کے ایک کلرک کو ڈیڑھ لاکھ روپے کی قیمت کے جواہرات کا پارسل چرا لینے کے جرم میں ہائیکورٹ سے ٣ سال قید سخت کی سزا ہوئی ہے

شنبہ کو کلکتہ میں یوریشنوں کا ایک جلسہ ہونے والا ہے۔ جس میں ان کی ایک انجمن قائم ہوگی۔ ان کے حقوق کی نگرانی کے لئے حضور وائسرائے اور ہز آنر لفٹنٹ گورنر بنگال کی خدمت میں ڈپوٹیشن حاضر ہوگا۔

سرویا نے فرانس، روس اور اٹلی کو مطلع کیا ہے کہ اس کا ارادہ امن قائم رکھنے کا ہے اگرچہ آسٹریا کا طریق عمل تو ایسا تھا کہ فوجی تیاری بند نہ کیجاتی۔

روس نے سرویا کو تار دیا ہے کہ وہ اپنے سب دعووں سے دست بردار ہو جائے اور سلاطین یورپ کے فیصلہ کا انتظار کرے۔

بلغاریا میں آسٹریا کے خلاف جوش پھیلا ہوا ہے گورنمنٹ نے پولیس کو ہدایت کی ہے کہ آسٹریا کے خلاف جو مجمعے ہوں وہ منتشر کر دیئے جائیں اور پبلک کو اطلاع دیجائے کہ جو لوگ فساد انگیز افواہیں پھیلائیں گے۔ انہیں سخت سزا دیجائے گی۔

لارڈ مارلے نے ہوس آف لارڈز میں انڈیا کونسل کا بل پیش کیا مسلمانوں نے انتخاب اور تعداد ممبری کی نسبت جو اعتراض کئے ہیں وہ اعتراض تسلیم کئے گئے۔ مگر تسلیم نہیں کیا کہ حضور وائسرائے کی انتظامی کونسل میں دو ہندوستانی ہونے چاہیں۔ لارڈ کرزن اور لارڈ میکڈانل وغیرہ صاحبان نے تقریریں کیں۔

بنارس میں ملکہ معظمہ کے بت کی جس شخص نے بے حرمتی کی تھی وہ ایک نوجوان شخص نکلا جس کا نام روشن لعل موہن ہے۔ اس کو عدالت سے دو سال کی قید سخت اور دو سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی۔

رسید زر

مسٹر اے۔ایف۔بشل		۱۹۰۹ء	عہ/۸
مسٹر پی داس	،،		عہ
پادری بیلینٹائن واسطے بابو بانشی رام	،،		عہ/۸
،، طامس باول	،،		عا/۸
،، طالب مسیح	،،		عا/۸
کنور رگھبیر سنگھ	،،		عا/۸
مسٹر جے۔ایس۔ڈودنی	،،		ے/۸
پادری ملوچند	،،		عا/۸
سی بی بی سکول	،،		ے
،، اشتہار		۱۹۰۸ء	للعہ
،،	،،		سے
بابو ہزاری لعل		۱۹۰۹ء	عہ/۸
مسٹر ایم۔ایل۔سٹرٹ	،،		عا/۸
کورٹ انسپکٹر پولیس لائن	،،		عا/۸
مس ای۔ایچ۔سنگھ	،،		عا/۸
مسٹر شیر شاہ	،،		عا/۸
کیشی کسٹ ایس۔پی جی لرا	،،		عا/۸
پادری جی ایچ۔فرائی	،،		عا/۸
مسٹر ٹی۔وہاری	،،		ے/
صوبہ دار سموئیل	،،		عا
مسٹر ای۔ہیکلسن	،،		عا/۸
پادری اے۔اے۔بلیر	،،		عا/۸
مسٹر جی۔وینٹورا	،،		عا/۸
ریڈنگ روم (س)	،،		عا
بابو ورملی داس	،،		عا/۸
مسٹر سندر داس	،،		عا/۸
ڈاکٹر جے ہری رام	،،		عا/۸
ڈاکٹر اے۔ایچ۔الونگ	،،		عا
ڈاکٹر اے لیکاسٹر	،،		عا
ڈاکٹر کے سی چیٹرجی		۱۹۰۹ء	عا
پادری ای گلفرڈ	،،		عا
پادری آر۔ایف جونس	،،		عا
مسٹر جے۔کلبی	،،		عا
پادری ڈبلیو ڈگیلی	،،		عا
پادری اے سی کلارک	،،		عا
مسٹر ڈی کشن چند	،،		عا
ڈاکٹر خیر الدین	،،		عا/۸
پادری خیر اللہ	،،		عا/۸
مس ایس ڈبلیو جاس	،،		عا
مس آر۔جانسن	،،		عا
ڈاکٹر ایس مسیح	،،		عا
مسٹر جے۔الگزینڈر	،،		عا/۸
چودھری جلال الدین	،،		عا/۸
مسٹر جی بی نائر	،،		عا/۸



اشتہارات

لاکھ روپیہ کی جان کے واسطے

صرف سم خرچنا بات ہی کیا ہے

دیکھو گرمی کا زمانہ آیا اور ساتھ ہی جگہ بجگہ ہیضہ ہونا بھی ناممکن نہیں ہے ایسے وقت ہر کوئی اپنے پاس ایک شیشی عرق کافور ضرور رکھے یہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا تیار کردہ

اصل عرق کافور

۲۲ برس سے تمام ہندوستان میں لاکھوں بار کا آزمایا ہوا ہیضے کا اکسیر علاج ہو سنہ ۱۹۰۰ء میں جب احاطہ بمبئی میں قحط اور ہیضہ پھیلا تب اسی عرق کافور سے ہزاروں اشخاص کی جان بچی تھی اور تین مہینے میں ایک لاکھ شیشیاں فروخت ہوئی تھیں سینکڑوں نے ہیں بازاروں سارٹیفکٹ اس کے موجود ہیں ۔ دل بھر لیجئے جعلی عرق سے ہوشیار قیمت فی شیشی ۸ ؍ ڈاک محصول ایک سے ۶ شیشی تک ۸ ؍

امتحاناً بلا قیمت دیا جاتا ہے

ضرور آزمایئے اگر آپ بلا قیمت اس کا نمونہ دیکھا چاہتے ہیں تو محصول ڈاک کے واسطے دو پیسہ کا ٹکٹ پیڈ لفافہ میں بھیجئے اور اسی خط میں دس خواندہ دار رئیسوں کے نام و پتہ صاف طور پر لکھ دیجئے ۔ پتہ ۔ مقام ڈاکخانہ ضلع لکھئے گا

المشتہر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ تارا چند دت اسٹریٹ ۔ کلکتہ

مفت انعام ۔ نور افشاں کے ہر ایسے خریدار کو جو اپنی پیشگی قیمت کے علاوہ ایک نئے خریدار کی پیشگی قیمت ہمارے پاس بھیجینگے تو گنجینۂ اسلام ۔ یا ستیار تھ پرکاش پن یا موازنۂ مذاہب میں کوئی ایک جلد مفت انعام دینگے ۔ مینجر نور افشاں ۔

پرسبیٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے جس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے ۔ اور بچے بھی جبکہ وہ سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پاسکتے ہیں اور جس جس ایسی فنڈ نے ۔ ہزار روپیوں سے اوپر بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے ۔ اگرچہ ممبروں نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہو اور قریباً آدھ لاکھ روپیہ سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بنک میں ۶۰ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر

ہو سکتا ہے ۔

رپورٹ نئے پراسپکٹس اردو انگریزی میں منیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر میں کلارک ایم اے نو لکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں

سنڈے سکول کے پرچے

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویر دار سنڈے سکول بلا محصول ۲؍ مع محصول ۲؍۸ قیمت رسالہ کاپی سبق سنڈے سکول ۸ ؍ ۔ ہر قسم کی خط و کتابت سنڈے اسکول کے پرچوں کے متعلق مسٹر پی وائلی منیجر مشن پریس لودیانہ سے ہونی چاہئے ۔

مخزن مسیحی

یہ ایک ہندوستانی مسیحی پرچہ ہے جو اردو انگریزی زبانوں میں مسیحی کارندوں کی خاطر شایع ہوتا ہے نمونہ کا پرچہ درخواست آنے پروانہ کیا جاتا ہے تمام درخواستیں بنام ایڈیٹر مخزن مسیحی الہ آباد ۔ ہونی چاہئیں ۔

انڈین سٹینڈرڈ

پرسبیٹیرین کلیسیائے ہند کا انگریزی رسالہ

ایڈیٹر پادری فریک اینشکرانٹ ایم اے ساحپوتانہ

سٹینڈرڈ نو بنیاد پر تمام ہندوستانی کلیسیاؤں کے اتحاد کا حامی ہے اس میں مشن کے کام کے متعلق ہر پہلو پر آزادانہ طور پر رائے زنی کیجاتی ہے ہر ایک مشنری کو اس کا خریدار ہونا چاہئے ۔ ہر مہینہ ادنبرا میں سکاٹش مشن انڈسٹریز کمپنی میں شایع ہوتا ہے ۔ قیمت ۲؍ سالانہ مع محصول ڈاک ۔

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک ۔۔۔ ۳؍

ہندوستان پنجاب ۔۔۔ ۳؍۸

غیر ملک سے ۔۔۔ ۶؍

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائے گی ۔

شرح اجرت اشتہارات

سالتمام	ششماہی	سہ ماہی	مقدار اشتہارات
ے	۸؍	۴؍	کالم کا آٹھواں حصہ
۱۲؍	ے	۸؍	چوتھائی کالم
۲۰؍	۱۲؍	ے	نصف کالم
۳۰؍	۲۰؍	۱۲؍	پورا کالم
۵۰؍	۳۰؍	۲۰؍	پورا صفحہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ ؍ مابعد کیلئے ۱ ؍ فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا ۔

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں

سی بی ۔ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ سنہ ۱۸۷۵ء

پر فضا محل وقوع

مستند استادان

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں ۔

شرح ۔ خرچ خوراک مع فیس جماعت فی ماہ ۔ ۵؍

اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں تو ۹؍ ۔ ۳ یا زیادہ ۔ ۱۲؍

کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں چمن کشا کرو کو ٹل وکریم وغیرہ و دیگر سامان غسل عماری میز کرسی وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے قیمت کشا الف ۱۲؍ سے مار ۲؍۵۲ تک گرو کو ٹل فی ۱۲ ۔ مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت فرماویں ۔

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مہتمم نورافشاں کیلئے لودیانہ مشن پریس لودیانہ میں زیر اہتمام دولتی برادرز چھپا اور شائع ہوا۔